Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳	اتوار	ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ ، ۲۵ شہادت ۱۳۷۲ ہش ، ۲۵ اپریل ۱۹۹۳ء	نمبر ۹۴

غریب اور بے سہارا بندوں کی ہمدردی

خدا کو پانے کے لئے کامل عجز اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور خدا کے عاجز بندوں سے تعلق بڑھانا ضروری ہے۔ خدا کے غریب اور بے سہارا اور کمزور بندوں کیلئے دل میں گہری ہمدردی کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ یہاں تک کہ آپ ان کے ساتھ ہو جائیں۔ ان میں سے اپنے آپ کو شمار کرنے لگیں۔ ان کے دکھ بانٹنے لگیں۔ اپنے سکھ ان کے ساتھ بانٹنے لگیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو یہ زمین اور یہ آسمان اور ان میں تمام چیزیں اور خود ہماری بناوٹ اور وہ حالت کہ جب ہم ماؤں کے پیٹ میں تھے اور اس وقت کے قویٰ یہ سب ہمارے کس عمل کا نتیجہ ہیں؟ میں ان لوگوں کا یہاں بیان نہیں کرنا چاہتا جو تناسخ کے قائل ہیں۔ مگر ہاں اتنا بیان کئے بغیر رہ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر اتنے لاتعداد انعام اور فضل ہیں کہ ان کو کسی ترازو میں وزن نہیں کر سکتے۔ بھلا کوئی بتا تو دے کہ یہ انعامات کہ چاند بنایا، سورج بنایا، زمین بنائی اور ہماری تمام ضروریات ہماری پیدائش سے بھی پہلے مہیا کر دیں۔ یہ کل انعامات کس عمل کے ساتھ وزن کریں گے؟

پس ضروری طور سے یہ ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ رحمٰن ہے اور اس کے لاکھوں فضل ایسے بھی ہیں کہ جو محض اس کی رحمانیت کی وجہ سے ہمارے شاملِ حال ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۴۰)

انسان جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا ہے اسی قدر اس میں امتیازی قوت پیدا ہوتی ہے

اقتباس از خطبہ عید فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

"جب انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے تو چونکہ (وہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے) اس لئے یہ ظلمت سے نکلنے لگتا ہے اور اس میں امتیازی طاقت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ ظلمت کئی قسم کی ہوتی ہے ایک جہالت کی ظلمت، پھر رسومات، عادات عدم استقلال کی ظلمت ہوتی ہے جس جس قدر ظلمت میں پڑتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے اور جس قدر قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر امتیازی قوت پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر صحبت میں رہ کر ظلمت بڑھتی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ قرب الٰہی کا موجب نہیں بلکہ بُعد حرمان کا باعث ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے تو جس قدر انسان قریب ہوگا اسی قدر اس کو ظلمت سے رہائی اور نور سے حصہ ملتا جاوے گا۔ اسی لئے ضروری ہے کہ ہر فعل اور قول میں اپنا محاسبہ کرو۔ نیچے اور اُوپر کے دو لفظ ہیں جو سائنس والوں کی اصطلاح میں بھی بولے جاتے ہیں اور مذہب کی اصطلاح میں بھی ہیں۔ میں نے نیچے اور اُوپر جانے والی چیزوں میں غور کی ہے ڈول جوں جوں نیچے جاتا ہے اس کی قوت میں تیزی ہوتی جاتی ہے۔ اور اسی طرح پتنگ جب اُوپر جاتا ہے پہلے اس کا اوپر چڑھانا مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن آخر وہ بڑے زور سے اُوپر کو چڑھتا ہے۔ یہی اصل ترقی اور تنزل کی جان ہے۔ یا صعود اور نزول کے اندر ہے۔ انسان جب بدی کی طرف جھکتا ہے تو اس کی رفتار بہت سست اور دھیمی ہوتی ہے لیکن پھر اس میں اس قدر ترقی کرتا ہے کہ خاتمہ جہنم میں ہوتا ہے۔ یہ نزول ہے اور جب نیکیوں میں ترقی کرنے لگتا ہے اور قرب الٰہی کی راہ پر چلتا ہے۔ ابتداءً مشکل ہوتی ہے۔ اور ظالم لنفسہ ہونا پڑتا ہے۔ مگر آخر جب وہ اس میدان میں چل نکلتا ہے تو اس کی قوتوں میں پُرزور ترقی ہوتی ہے۔ اور وہ اس قدر صعود کرتا ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہو جاتا ہے جو لوگ اس اصل پر غور کرتے ہیں کہ ہم ترقی کی طرف جا رہے ہیں یا تنزل کی طرف وہ ضرور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔"

(از خطبہ عید جنوری ۱۹۰۳ء)

اعلان نکاح

عزیزہ محترمہ بشریٰ مسرت صاحبہ بنت محترم چوہدری محمود احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ کے نکاح کا اعلان محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بہمراہ مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب ابن محترم چوہدری غلام نبی صاحب چیمہ چک نمبر ۱۴۱ مراد بہاولنگر حال کینیڈا مورخہ ۱۶ اپریل ۹۳ء بروز جمعہ بعد مغرب بیت المبارک ربوہ میں پچاس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے۔

اعلان ولادت

عزیزہ عائشہ صدیقہ اور مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب مقیم سویڈن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۹۳ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ الودود نے نومولودہ کا نام "سائرہ سوسن احمد" عطا فرمایا ہے جو وقفِ نو میں بھی شامل ہے۔

نومولودہ مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ کی نواسی اور مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالحمید صاحب شرما ربوہ کی پوتی ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ لودھراں تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کے بچوں نے امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی کلاسوں میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کی ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ - شہادت ۱۳۷۲ ہش ۲۵ - اپریل ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں:

۱۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان کی سرشت اور بناوٹ میں دو قوتیں رکھی گئی ہیں ۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور یہ اس واسطے رکھی گئی ہیں کہ انسان ان کی وجہ سے آزمائش اور امتحان میں پڑ کر بصورتِ کامیابی قربِ الٰہی کا مستحق ہو۔

۲۔ اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا تو نیکی بھی نہ ہوتی ۔ نیکی گناہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ گناہ کے وجود ہی سے نیکی کا وجود پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ اگر ایک شخص چلّا کر بولنے پر قادر ہی نہیں تو اس کا نرمی سے بولنا اخلاقِ فاضلہ میں سے نہیں سمجھا جاوے گا ۔ اگر انسان ہمیشہ ایک ہی حالت پر قائم رہتا اور دوسرا پہلو بدل ہی نہ سکتا تو پھر نیکی نیکی ہی نہ رہ سکتی ۔ افراط اور تفریط دونوں کی موجودگی ہی نیکی پیدا کرتی ہے۔

۴۔ اگر ذہن میں کسی اَمر کا نقشہ موجود ہی نہیں تو پھر اخلاقِ حسنہ بھی کچھ نہیں ۔ ہمیشہ بدی ہی سے نیکی ممتاز کی جاتی ہے ۔ اگر ایک ہی پہلو پیدا کیا جاتا تو یقیناً کوئی اجر بھی نہ ہوتا اور کوئی خوشنودی بھی نہ ہوتی۔

۵۔ بالکل ایسے پاک اور بے لَوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امورِ دنیوی کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دُور ہو جاویں۔

۶۔ جو انتقام کی طاقت رکھتے ہوئے انتقام نہیں لیتا وہ نیکی کرتا ہے مگر جس کو انتقام کے واسطے مُکّا مارنے کا ہاتھ ہی نہیں دیا گیا ۔ وہ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے نیکی کی اور احسان کیا اور مُکّا نہیں مارا۔

۷۔ جنہوں نے اس زندگی میں اچھی تخم ریزی کی ہوگی ۔ ان کے کے واسطے ایک پاک سلسلہ شروع ہوگا اور جنہوں نے بُری تخم ریزی کی ہوگی ان کے لئے مشکلات اور عذاب کا سلسلہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حضور اقدس کے جملہ ارشادات سے کلی طور پر مستفیض ہو سکیں ۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

میری اوقات فقط وقت سے وابستہ ہے
اور مَیں اپنے تشخّص کو نہ پہچان سکا
مَیں نے جو کچھ بھی کہا دوست نہ مانے مری بات
دوستوں نے جو کہا میں نہ اسے مان سکا

ابوالاقبال

گو زندگی میں ہم پہ ہزاروں ستم ہوئے
نالاں کبھی نہ پھر بھی زمانے سے ہم ہوئے

آساں نہیں ہیں راہِ محبّت کی منزلیں
لاکھوں کے بے دریغ یہاں سَر قلم ہوئے

راس آسکی ہمیں نہ جہاں میں کوئی خوشی
اپنے نصیب میں تو سدا غم ہی غم ہوئے

اِک اِک قدم پہ سنگِ ملامت کا سامنا
الفت میں کس قدر تری بدنام ہم ہوئے

جو کچھ ہمارے پاس تھا سب نذر کر دیا
صد حیف پھر بھی ہم پہ ہزاروں ستم ہوئے

مدّت سے تیرے دَر پہ ہیں دھونی رمائے ہم
اب تک مگر نہ موردِ لطف و کرم ہوئے

اے کاش تجھ کو اس کا بھی احساس ہو کبھی
"تیرے سوا بھی ہم پہ ہزاروں ستم ہوئے"

عشقِ بُتاں بھی نارِ جہنم سے کم نہیں
جس میں ہزاروں دَرد کے مارے بھسم ہوئے

اِس رَہ میں جانے کتنے دل و جان ہار کے
بزمِ جہاں سے راہیٔ مُلکِ عدم ہوئے

صیّاد نے ہمیں تو نشیمن سے آلیا
"اُڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے"

محمد صدیق امرتسری

"احمدی مزاج ایک بین الاقوامی مزاج بن چکا ہے ۔ اور انسانیت کی بھلائی چاہنا انسانیت کی بہبود چاہنا اس بین الاقوامی مزاج کی سرشت میں داخل ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

ابوبکر تو ان کا نام تھا۔ تفاوا بالیوا کے رہنے والے تھے۔ اس لئے ابوبکر تفاوا بالیوا کہلاتے تھے۔ پہلے ایک مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ پھر سیاست میں آگئے۔ اور سیاست میں آنے کے بعد جلدی جلدی ترقی کی منزلیں طے کیں اور جب آزادی ملنے کا وقت آیا تو وہ اس حیثیت میں تھے کہ انہیں وزیراعظم مقرر کیا گیا۔ اور پھر حکومت برطانیہ نے آزادی دینے سے پہلے انہیں سر کا خطاب بھی دے دیا۔ جب تک وہ مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان کی کبھی کوئی تصویر نہیں کھینچی تھی۔ شمالی نائیجیریا کے لوگ ویسے بھی مذہب کے متعلق خاصا سخت رویہ رکھتے ہیں اور اس وقت تک جب وہ ہیڈ ماسٹر تھے تو یہ رویہ بہت ہی سخت تھا۔ جب سیاست میں آگئے تو ان کی تصویریں کھنچنے لگیں۔ کیونکہ سیاست تو تصویر کے بغیر اپنے وسیع مقاصد حاصل ہی نہیں کر سکتی۔ اس میں اپنے خیالات اور اپنی ذات کی تشہیر کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ دونوں میڈیا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے اخبارات کا میڈیا اخبارات میں خیالات بھی چھپیں اور ذات بھی چھپے۔ ذات سے یہاں مراد تصویر ہے۔ لوگ دیکھیں کہ یہ کون شخص ہے جو ان خیالات کا اظہار کر رہا ہے۔ اور جو اس بات کا دعوی کرتا ہے کہ اگر اسے اقتدار ملا یا اقتدار میں وہ شریک ہوا تو وہ ملک و قوم کی خدمت کرے گا۔ چنانچہ ان کی تصاویر چھپنے لگیں جب سے وزیراعظم ہو گئے پھر تو تصویروں کی کوئی انتہا ہی نہ رہی۔ صبح و شام دن رات یہاں وہاں اس پارٹی میں اس پارٹی میں اس میٹنگ میں اس میٹنگ میں ہر جگہ ان کی تصویریں ہی تصویریں کھنچتی تھیں۔ جب وہ برطانیہ کی پارلیمنٹ سے خطاب کرنے گئے تو انہیں ان کی کھنکتی ہوئی آواز کی وجہ سے سلور وائس یعنی چاندی کی سی آواز والا کہا گیا اس بات نے بھی ان کی شہرت کو چار چاند لگا دئیے۔ اور انگلستان میں بلکہ یوں کہئے کہ یورپ کے دیگر حصوں میں بھی ان کی بے شمار تصاویر چھپیں۔ لیکن یہ تصویر جس کا میں اب ذکر کرنے لگا ہوں ایک ایسی تصویر ہے جو نہ اس سے پہلے ان کی اس طرح کی تصویر کھینچی گئی اور نہ اس کے بعد۔ یہ تصویر لیگوس کی جامع مسجد کے اندر کھینچی گئی تھی اور تصویر بھی میں نے لی تھی ان کی کسی مسجد میں کبھی کوئی تصویر نہیں کھینچی گئی تھی اور غالباً اس لباس میں بھی جس میں وہ یہاں کھڑے ہیں اور تقریر کر رہے ہیں۔ گول سی ٹوپی پر پگڑی باندھی ہوئی ہے۔ پگڑی بھی گول سی۔ جیسی کہ عام طور پر مصر کے لوگ باندھتے ہیں۔ لمبا سا چغہ ہے جس کے تمام بٹن بند ہیں۔ حتی کہ گلے کا بٹن بھی بند ہے۔ نہایت متدین قسم کے نظر آتے ہیں اور متدین تو وہ تھے بھی۔

اس تصویر میں وہ خود تو کھڑے تقریر کر رہے ہیں ان کے پاس اسی جامع مسجد کے چیف امام تشریف فرما ہیں۔ ان کی پگڑی ان سے بالکل مختلف ہے۔ وہ ہماری طرح کی ہے ہمارے قریب رہتے تھے ہمیں دیکھتے تھے ہم سے غالباً متاثر بھی ہوتے تھے چنانچہ ان کی پگڑی وزیراعظم کی پگڑی اور دوسرے لوگوں کی پگڑیوں سے خاصی مختلف ہے بالکل ہم جیسی۔ یوں لگتا ہے جیسے کلاہ پر پگڑی پہنی ہوئی ہے کلاہ بھی وہاں مل جاتے تھے اور ملتے یوں تھے کہ ہمارے ایک فوٹوگرافر جن کا نام مسٹر ایس اڈے اڈے جی تھا انہوں نے فوٹوگرافی کے علاوہ کلاہ بھی بنانے شروع کر دئیے۔ احمدیہ جماعت کے جو مربی پگڑی پہنتے تھے۔ وہ کلاہ پر ہی پگڑی باندھتے تھے انہوں نے ان سے ایک کلاہ لیا اور اس کا تجزیہ کر کے خود کلاہ بنانے شروع کر دئیے۔ ہو سکتا ہے کہ ان امام صاحب نے ایسا ہی ایک کلاہ پہنا ہوا ہو اور اس کے اوپر بالکل ہم جیسی پگڑی باندھی ہوئی تھی۔

اس تصویر کی تقریب یہ تھی کہ ان دنوں ۱۱ ستمبر کو ایک عالمی دن منایا جاتا تھا جسے غالباً عالمی امن کا دن کہتے تھے۔ اس دن کی تقریب کا اہتمام کرنے کے لئے شہر کی جنٹری (شرفا) کو بلایا جاتا تھا ان سے مشورہ کیا جاتا تھا۔ اس موقعہ پر بھی لیگوس کی جنٹری کو بلایا گیا اور ان سے مشورہ کیا گیا عام طور پر بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ہمیشہ ہی تقریب یوں منائی جاتی تھی کہ عیسائی پادری جو بشپ کی سطح کا ہوتا تھا وہ دعا کرتا تھا اور سب لوگ آمین کہتے تھے۔ مسلمان بھی عیسائی بھی اور بدمذہب بھی تمام کے تمام لوگ اس سرکاری تقریب میں شامل ہوتے تھے۔

اور سب سے بڑا عیسائی پادری دعا کرواتا تھا۔ جب اس موقعہ پر یہ بات پیش ہوئی تو خاکسار نے کھڑے ہو کر اس بات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا میں نے شرکائے اجلاس سے کہا کہ ہم عیسائیوں کے ساتھ مل کر اس طرح دعا نہیں کر سکتے۔ کہنے لگے وہ کیوں۔ ہم بھی تو خدا ہی سے دعا کرتے ہیں میں نے گذارش کی کہ آپ لوگ خدا سے دعا تو کرتے ہیں لیکن کرتے ہیں یسوع مسیح کے واسطے سے آپ کہتے ہیں۔ "ان دی نیم آف جیسز کرائسٹ
(IN THE NAME OF JESUS CHRIST) کہ ہم یسوع مسیح کے نام پر ہم خدا سے دعا کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم کسی شخص کو بیچ میں نہیں لاتے۔ جب ہم لوگ دعا کرتے ہیں تو ہم براہ راست خدا تعالے سے مخاطب ہوتے ہیں کہ اسے خدا تو ایسا کر ہماری یہ بات اس طرح پوری فرما تو ہمارا اور آپ کا اختلاف یہ ہے کہ آپ یسوع مسیح کے واسطے سے دعا کرتے ہیں۔ اگر آپ بھی صرف اتنا کہیں کہ اسے خدا تو ایسا کر تو ہمیں آمین کہنے میں کوئی اعتراض نہیں لیکن جب میں نے یہ کہا تو وہ کہنے لگے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے ہم تو براہ راست دعا کر ہی نہیں سکتے۔ ہم تو بہرحال یہ کہیں گے کہ" ان دی نیم آف جیسز کرائسٹ "یعنی یسوع مسیح کے نام پر ہم خدا تعالی سے یہ دعا مانگتے ہیں۔ میں نے اصرار کیا میں نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو میں عیسائیوں کے علاوہ دیگر حاضرین سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن تمام حاضرین نے یا یوں کہیئے کہ اکثر حاضرین نے کہا کہ ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے۔ میں نے یہ تجویز پیش کی کہ مناسب یہ ہے کہ عیسائی الگ دعا کا انتظام کریں اور دیگر لوگ دعا کا الگ انتظام کریں بحث تو اس پر خوب ہوئی لیکن بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ امن و امان قائم رکھنے کے لئے اور تمام دلوں کو دعا کی حقیقی تسکین دینے کے لئے اس بات کو مان لیا گیا کہ عیسائی الگ دعا کریں گے اور دیگر لوگ الگ دعا کریں۔ چنانچہ اس سلسلے میں اس سال سے اس تقریب کو یوں تقسیم کیا گیا کہ سب سے بڑی مسجد میں وزیراعظم صاحب نے دعا کروائی اور سب سے بڑے گرجے میں عیسائیوں نے دعا کروائی۔ وزیراعظم صاحب دعا کروانے کے لئے لیگوس کی جامع مسجد میں تشریف لائے تو خاکسار کیمرے کے ساتھ وہاں موجود تھا میرے ویسے بھی ان سے ذاتی مراسم تھے خاصی دوستی کی حد تک۔ میں ان کے بالکل سامنے بیٹھا تھا۔ جب انہوں نے کھڑے ہو کر تقریر شروع کی تو میں نے ان کی تصویر لے لی۔

اب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم کی ان کی کوئی اور کہیں بھی تصویر نہیں ہے۔ نہ کبھی وہ اس لباس میں کسی اور تقریب پر گئے اور نہ کبھی مسجد میں ان کی کوئی تصویر لی گئی اس لباس میں اور مسجد میں اور عالمی امن کے موقعہ پر دعا کی تقریب میں ان کی صرف اور صرف یہی ایک تصویر ہے اور یہ تصویر خاکسار نے لی تھی اور میرے پاس موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ساتھ تعلقات کی بنا پر بھی ان کی جو یادگاریں میرے پاس محفوظ ہیں ان میں سے یہ تصویر ایک بہت اچھی اور پیاری یادگار ہے۔

میں جب ۱۹۶۴ء میں واپس آیا تو کراچی کی بندرگاہ پر میں نے دیکھا کہ بڑی سی کوڑیوں پر کچھ فقرے لکھے ہوئے تھے میں نے وہ پہلی دفعہ دیکھے تھے۔ مجھے پسند آئے اور میں نے کچھ کوڑیاں خرید لیں کہ محترم سر ابوبکر تفاوا بالیوا کو بھیجوں گا تو وہ بہت خوش ہوں گے۔ لیکن کچھ ہی دیر بعد پتہ چلا کہ نائیجیریا میں حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے اور ہمارے اس پیارے اور محترم دوست کو بڑی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا گیا ہے۔ جب سے ان کی حکومت کا تختہ الٹا۔ اس کے بعد حکومت کو کبھی استحکام حاصل نہ ہوا۔ ایک آیا وہ قتل ہوا دوسرا آیا وہ قتل ہوا۔ تیسرا آیا اس کی حکومت کو برطرف کیا گیا اور یہ سلسلہ ایک لمبے عرصے تک جاری رہا۔ چنانچہ اب بھی نائیجیریا میں فوجی حکومت ہے۔ اس دوران تھوڑے سے عرصے کے لئے ایک اور شمال کے سیاستدان شیخو شگاری کی جمہوری حکومت آئی تھی لیکن وہ بھی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی اور کہا جا سکتا ہے کہ ۱۹۶۴ء کے بعد کچھ عرصہ تو سر تفاوا بالیوا کی حکومت رہی اور پھر فوجی حکومتیں شروع ہوئیں اور کچھ عرصہ شیخو شگاری کی جمہوری حکومت رہی اور پھر فوجی حکومت شروع ہو گئی۔ اور آج تک فوجی حکومت جاری ہے۔ بہرحال یہ تو ان کا اپنا ذاتی معاملہ ہے

بات اس وقت اس تصویر کی ہو رہی ہے جو محترم سر الحاج ابوبکر تفاوا بالیوا کی لیگوس کی جامع مسجد میں خاکسار نے لی تھی اور یہ تصویر مجھے اس لئے زیادہ پیاری ہے کہ ان کی ایسی کوئی اور تصویر کہیں نہیں کھینچی گئی اور جیسا کہ میں نے کہا ہے یہ تصویر میں نے لی تھی۔ میری خواہش ہے کہ اسے بڑی کروا کے ان کی یادگاری لائبریری میں تفاوا بالیوا میں رکھوا دوں۔ وہاں میری طرف سے ان کو دی ہوئی بہت سی کتابیں بھی موجود ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

سارک سربراہ کانفرنس

گذشتہ روز ۱۰ اور ۱۱ اپریل ۱۹۹۳ء کو بنگلہ دیش کے صدر مقام ڈھاکہ شہر میں ساتویں سربراہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے انعقاد سے اس تنظیم کا ایک دور مکمل ہو گیا ہے۔ اس کی صدارت کا اعزاز واپس بنگلہ دیش کو مل گیا ہے۔ یاد رہے کہ اس تنظیم کا قیام اس ملک کے سابق صدر ضیاء الرحمٰن مرحوم کی تحریک پر ۱۹۸۵ء میں عمل میں آیا تھا جس کے بنیادی چارٹر میں بھارت، بنگلہ دیش، نیپال، سری لنکا پاکستان، بھوٹان اور مالدیپ ممالک کے درمیان دو طرفہ امور میں قریبی تعاون کا تصور کارفرما تھا۔ سارک لفظ کا مطلب بھی دوسرے الفاظ میں جنوبی ایشیائی ایسوسی ایشن برائے علاقائی تعاون کی تنظیم ہے۔ اس تنظیم کے قائم کرنے کا ایک یہ بھی مقصد تھا کہ بھارت جو ایشیا میں ایک عظیم ملک اور طاقت ہے کے چھوٹے ہمسایہ ممالک کو اس کے مقابل اور مساوی حیثیت دلائی جائے اور علاقائی ممالک تجارت، صحت، تعلیم مواصلات، ماحولیات اور دیگر دو طرفہ امور میں قریبی دوستانہ طرز عمل اختیار کریں اور زیادہ سے زیادہ تعاون و اشتراک سے کام لیں۔ اس مختصر تعارف اور مقاصد کے ذکر کے بعد اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ڈھاکہ میں منعقد ہونے والی سارک کانفرنس کا ذکر کچھ تفصیل سے ذیل کی سطور میں کیا جائے۔ کیونکہ اس مضمون کے تحریر کرنے کا اصل مقصد یہی ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سارک کانفرنس کی افتتاحی تقریب تقریباً نصف گھنٹہ تاخیر سے شروع ہوئی۔ ڈھاکہ کے شمال میں منعقد ہونے والی اس انٹرنیشنل کانفرنس سنٹر کی حفاظت کے لئے ۳ ہزار نیم فوجی پولیس اور آرمی کے یونٹ متعین کئے گئے تھے۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت بنگلہ دیش کی وزیر اعظم محترمہ خالدہ ضیاء نے کی۔ یاد رہے کہ آپ سارک تنظیم کی دوسری خاتون چیئرپرسن ہیں۔ قبل ازیں پاکستان کی سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو بھی چیئرپرسن رہ چکی ہیں۔

موجودہ چیئرپرسن محترمہ خالدہ ضیاء نے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے خطے کو درپیش بہت سے مشترکہ چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے ایک مؤثر علاقائی حکمت عملی پر زور دیا اور غربت کو دور کرنے کے لئے بھی حقیقی معنوں میں ایک ٹھوس ایجنڈا وضع کرنے پر بھی زور دیا۔ اس اجلاس سے بھارت کے وزیر اعظم نرسیمہا راؤ نے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ وہ علاقے میں غربت، ناخواندگی اور صحت کی دیکھ بھال کے حل طلب مسئلوں کو سلجھانے میں ہاتھ بٹائیں نیز رکن ممالک باہمی تجارت میں حائل رکاوٹوں کو دور کرتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں یہ بھی کہا کہ توانائی کے غیر روایتی وسیلوں کو بروئے کار لاتے ہوئے زراعت میں اعلیٰ ٹیکنالوجی اور پیشہ وارانہ پراجیکٹوں کے نفاذ کی خاطر ان ممالک کا تعاون بہت ضروری ہے اس ضمن میں انہوں نے سارک کے رکن ممالک کو تمام اختلافات بالائے طاق رکھنے کا بھی مشورہ دیا۔

اس اجلاس سے سری لنکا کے صدر اور سارک تنظیم کے صدر کے عہدہ سے سبکدوش ہونے والے چیئرمین رانا سنگھے پریماداسا نے بھی خطاب کیا جس میں انہوں نے کہا کہ سارک کو ایسے منصوبے شروع کرنے چاہئیں جو علاقے کے عوام کی فلاح و بہبود سے براہ راست تعلق رکھتے ہوں۔

پاکستان کے جناب محمد نواز شریف نے سارک سربراہی اجلاس سے خطاب کیا۔ جس میں آپ نے سارک ممالک پر زور دیا کہ وہ اپنے تمام تصفیہ طلب مسائل وامور اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق پرامن طریقے سے باہمی مذاکرات کے ذریعے طے کریں اور اس خطے میں مفاہمت کی ایسی فضا قائم کریں جو تنظیم کے ملکوں کے مابین کشیدگی کے خاتمے اور باہمی تعلقات کے فروغ کے لئے سازگار ہو۔ آپ نے اپنے خطاب کے دوران یہ بھی کہا کہ سارک کے رکن ممالک انصاف پر مبنی ایک نئے عالمی اقتصادی نظام کے قیام میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور اس مقصد کے لئے عالمی اقتصادی فورموں میں ایک دوسرے سے بھرپور عملی تعاون کا مظاہرہ کریں۔ آپ نے اپنے خطاب میں یہ بھی کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ رکن ممالک کسی امتیاز کے بغیر بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ کریں۔ اور مذہبی انتہا پسندی تعصب اور عدم برداشت کی لعنتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ نیز قانون کی حکمرانی اور انصاف کے اصولوں کی بالادستی کے قیام کے لئے منظم جدوجہد کریں۔ اپنے خطاب کے دوران جناب نے یہ بھی کہا کہ رکن ممالک ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت، خود مختاری اور برابری کے اصولوں کا احترام کریں اور باہمی تنازعات کو طے کرنے میں ایک دوسرے کو دھمکی دینے سے احتراز کریں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ان ملکوں سے غربت کے خاتمے کے لئے جو اقدامات تجویز کئے گئے ہیں۔ پاکستان ان کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے یہ بھی کہا کہ اس وقت سارک ممالک مواصلات، سیاحت، زراعت، کھیل اور دیگر کئی شعبوں میں بھرپور تعاون اگرچہ ہو رہا ہے تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تعاون کا دائرہ مزید بڑھایا جائے۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بنگلہ دیشی کی وزیر اعظم محترمہ خالدہ ضیاء کو مبارکباد دی اور اس تنظیم کی صدارت سے سبکدوش ہونے والے چیئرمین سری لنکا کے صدر رانا سنگھے پریماداسا کی خدمات کو سراہا جو انہوں نے سارک تنظیم کے مقاصد کے حصول کے لئے سرانجام دی ہیں۔ بی بی سی کے مطابق سارک سربراہ کانفرنس کے موقع پر ڈھاکہ میں جناب محمد نواز شریف نے بھارتی وزیر اعظم نرسیمہا راؤ سے ایک گھنٹے تک ملاقات کی۔ یہ ملاقات اگرچہ کافی تگ و دو کے بعد ہوئی تاہم دوستانہ اور خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ اسی موقع پر دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ بھی موجود تھے۔ اس ملاقات میں مسئلہ کشمیر سمیت کئی اہم معاملوں پر تبادلہ خیالات کیا۔

نے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی پاکستان کے خلاف بھارت کا پروپیگنڈہ، بمبئی میں دھماکے، اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی کے قتل کا الزام پاکستان پر دھرنے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پاکستان کو بھارت کے لئے مشکلات پیدا کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اس لئے وہ ایسی حرکات کیوں کرے۔ دونوں راہنماؤں نے بمبئی میں دھماکوں کے سلسلے میں معلومات کا تبادلہ کرنے اور دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر بنانے پر اتفاق کیا۔

اس موقع پر بنگلہ دیش اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے قرارداد پاس کی گئی جس میں سارک ممالک پر زور دیا گیا کہ وہ اپنے اپنے ممالک میں بنیاد پرستی اور فرقہ وارانہ سیاست پر پابندی عائد کریں کیونکہ اس سے علاقے میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔

۲۳ نکاتی اعلانِ ڈھاکہ کے بعد سارک کانفرنس ختم ہوئی۔ اس اعلان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ علاقے سے غربت کے خاتمے اور سارک ملکوں کے درمیان آزادانہ تجارت کے لئے کام کیا جائے۔ اس موقع پر وزرائے خارجہ نے تجارت میں توسیع کے لئے دستخط کئے۔ سارک تنظیم کے رکن ممالک کے سربراہان بھی موجود تھے۔ اختتامی اجلاس میں بنگلہ دیش کی وزیر اعظم خالدہ ضیاء نے امید ظاہر کی کہ سربراہ کانفرنس کے مثبت نتائج برآمد ہوں گے اور رکن ممالک کے درمیان مفاہمت کے فروغ میں مدد ملے گی۔

وائس آف امریکہ کے مطابق سری لنکا کے صدر پریماداسا نے سارک رہنماؤں سے کہا ہے کہ انہیں دو طرفہ مذاکرات پر گفت و شنید کے لئے اپنے علاقائی منشور میں ترمیم کرنی چاہئیے۔ یاد رہے کہ بھارت اس بات کا مخالف ہے۔

جناب محمد نواز شریف نے جنوبی ایشیا کے مختلف رہنماؤں سے گذشتہ اتوار کی صبح کو الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ آپ نے نیپال کے وزیر اعظم کی دعوت قبول کرتے ہوئے کہا کہ وہ نیپال کا دورہ کریں گے۔ جناب نے انہیں مقبوضہ کشمیر کی صورت حال اور کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے پاکستان کی کوششوں سے آگاہ کیا۔ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات میں دونوں برادر ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ سری لنکا کے صدر پریماداسا سے ملاقات میں تجارت، ریلوے اور انجنیئرنگ کے سامان کی تیاری کے شعبوں میں دو طرفہ تعاون کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم کے ساتھ ملاقات میں دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم پاکستان اور بھوٹان کے شاہ جگمے سنگے وانگ چک کے درمیان بھی ملاقات ہوئی۔

خدا کرے کہ اس سربراہ کانفرنس کے مثبت نتائج امید سے بڑھ کر برآمد ہوں

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل
۹- اپریل ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۹؍ اپریل ۹۳ء کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں احمد علی کہتے ہیں۔

ہمارے اخبارات میں ایک کالم چھپا جس کا عنوان تھا" امریکی ہمیں متنبہ کرتے ہیں کہ ہمیں تیار رہنا چاہیئے اپنے آپ کو دہشت گرد ملک قرار دئے جانے کے لئے۔ جب افغان جنگ جاری تھی تو امریکیوں نے مجاہدین کو جو آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے مدد بہم پہنچائی۔ اور انہیں دہشت گرد نہیں کہا۔ لیکن جب کشمیری آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں تو انہیں دہشت گرد کہا جاتا ہے۔ جب امریکہ کو یہ بات مناسب معلوم ہوئی اس نے افغان مجاہدین کو سٹنگرز دیئے لیکن اب جب کہ پالیسی تبدیل ہو گئی ہے اور یہ زیادہ تر ہندوستان کے حق میں ہے ہمیں عنقریب دہشت گرد ملک قرار دے دیا جائے گا۔

ایک اور بات جس کے سلسلے میں امریکہ پاکستان پر دباؤ ڈال رہا ہے وہ منشیات ہے۔

یہ لوگ ہمارے اس نظام سے مطمئن نہیں ہیں۔ جس کے ذریعے ہم منشیات پر کنٹرول کرتے ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ قبل دو امریکیوں کو پشاور میں ایک بنک لوٹنے پر گرفتار کیا گیا تھا۔ اور ان کو سزا یہ سنائی گئی تھی کہ ان کے ہاتھ قطع کئے جائیں۔ امریکہ نے ہمارے اس فیصلے کو قبول نہیں کیا اور اپنے قیدیوں کو واپس امریکہ لے گئے۔ جہاں تک امریکی عدلیہ کا تعلق ہے مجھے یہ کہنے دیجئے کہ وہاں کوئی انصاف نام کی بات نہیں ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک سیاہ فام امریکی کو اس کی گاڑی سے گھسیٹا گیا اور مارا گیا۔ اور ایسا پانچ پولیس کے افراد نے کیا تھا۔ خوش قسمتی سے یہ شخص اس مار پیٹ کے باوجود زندہ رہا۔ اس نے ایک امریکی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ چاروں پولیس کے کارکنوں کو عدالت نے رہا کر دیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لاس اینجلس میں تشدد کے ذریعے خاصی تباہی پھیل گئی۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ امریکی ہمارے لوگوں کو امریکہ لے جا کر ایک نہایت متعصب فیصلہ دینا چاہتے ہیں۔ ان کا اعتبار کیسے کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ انہوں نے ایک خاصے لمبے عرصے تک فلسطینیوں کے خلاف دہشت گردی کی ہے۔ صیہونیوں نے فلسطینیوں کے ملک میں گھس کر اپنے لئے ایک ملک بنا لیا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی مسلمان اپنے ملک سے نکال کر امریکہ لے جایا جائے اور وہاں اسے امید اس بات کی ہو کہ امریکی اس کے ساتھ انصاف کریں گے۔

ہماری حکومت کو چاہیئے کہ وہ جرأت سے مقابلہ کرے اور انہیں بتائے کہ اگر انہیں ہماری عدالتوں پر اعتماد نہیں ہے تو ہم بھی ان کی عدالتوں پر اعتماد نہیں کر سکتے۔ ویسے بھی یہ بات تو غیر اسلامی ہے کہ کسی مسلمان کو غیر مسلموں کے حوالے کر دیا جائے کہ وہ اس کے متعلق فیصلہ کریں۔

یہ خط پشاور سے لکھا گیا۔

ڈان
۱۹- اپریل ۱۹۹۳ء

آٹھویں ترمیم کے متعلق محب الحق (کراچی) ۱۹؍ اپریل ۱۹۹۳ء کے ڈان کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

صدر مملکت کے حقوق کے سلسلے میں جو آٹھویں ترمیم سے وابستہ ہیں آجکل خاصی گرما گرم بحث ہو رہی ہے۔ میں بطور ملک کے ایک شہری کے درج ذیل اقدامات تجویز کرتا ہوں اور یہ اقدامات صرف صدر مملکت لے سکتے ہیں جن کے ہاتھ میں تمام تر طاقت ہے اور وہ ایسا اس لئے کریں تا کہ ملک حقیقی طور پر جمہوری خطوط پر چلایا جا سکے۔ صدر مملکت کی موجودہ ٹرم ختم ہونے سے قبل (اکتوبر نومبر ۱۹۹۳) موجودہ اسمبلیوں کو برطرف کیا جائے اور تازہ منصفانہ انتخابات کروائے جائیں کیونکہ موجودہ اسمبلیاں پچھلے انتخاب کی پیداوار ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگوں کی نمائندہ ہیں ہی نہیں۔ انتخابات پارٹی کی بنیاد پر کروائے جائیں اور ان انتخابات میں صرف قومی سیاسی پارٹیوں کو حصہ لینے کی اجازت ہو۔ ایسی قومی پارٹیاں ظاہر ہے ایک دو۔ تین یا چار سے زیادہ نہیں ہوں گی۔ باقی تمام پارٹیاں جو فرقہ وارانہ علاقائی نسلی امتیاز کے ساتھ یا صوبائی پارٹیاں ہوں انہیں ان انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔

جب کوئی شخص کسی پارٹی ٹکٹ پر منتخب ہو جائے تو اسے اسمبلی کا اس وقت تک رکن سمجھا جانا چاہیئے جب تک کہ وہ اس پارٹی کے ساتھ ہو۔ اگر وہ پارٹی تبدیل کرنا چاہے تو اسے اپنی نشست خالی کر دینی چاہیئے۔

صدر مملکت کو چاہیئے کہ بلاواسطہ انتخاب سے منتخب ہو جیسا کہ امریکہ میں ہوتا ہے اور وہ چار یا پانچ سال کے لئے منتخب ہونا چاہیئے اور صرف دو ٹرموں کے لئے وہ منتخب ہو سکے فوری طور پر ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جانی چاہیئے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ پڑھے لکھے دیانتدار لگن سے کام کرنے والے محب وطن اور پر خلوص لوگوں پر مشتمل ہو اور یہ لوگ دنیا کی دستوری تاریخ سے واقف ہوں یہ کمیٹی نہ صرف آٹھویں ترمیم یا صدر کے اختیارات یا وزیر اعظم کے اختیارات زیر غور لائے بلکہ ۱۹۷۳ء کے مکمل دستور کو زیر غور لائے اور مقصد یہ ہو کہ اس میں ایسی ترامیم پیش کی جائیں جن میں وہ توازن جو ۱۹۷۳ء کے دستور میں نہیں ہیں شامل کئے جا سکیں اس طرح مناسب جمہوریت کو ملک میں رواج دیا جا سکے۔ جس کمیٹی کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اسے صدر کو تشکیل دینا چاہیئے اور اسے تشکیل دینے کے لئے صدر وسیع پیمانے پر مشورے کریں اور تشکیل کے بعد اسے قومی اسمبلی کے ختم کئے جانے سے پہلے اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ میری ناقص رائے میں اب وقت آ گیا ہے کہ اس بات کو محسوس کر لیا جائے کہ ہمارے ملک میں وفاقی طرز کی پارلیمانی حکومت نہایت غیر مناسب ہے اور ہمارے ملک کو چاہیئے کہ آخر کار ایک صدارتی نظام قبول کر لیا جائے۔ جیسا کہ فرانس اور ترکی میں ہے اور ملک میں کم از کم بارہ یا اس سے کچھ زیادہ انتظامی یونٹ بنا دیئے جائیں جنہیں صدر کے مقرر کردہ گورنر چلائیں۔ اب ہمیں اپنی حکومت کی شکل اور اس کا سٹائل بدل دینے چاہئیں۔ یہ بات ہے جو آج تک ہم نے نہیں کی۔ موجودہ صوبوں کو ختم کر دینا چاہیئے کیونکہ جب تک یہ صوبے اسی حالت میں رہیں گے۔ نہ استحکام ہو گا نہ جمہوریت چلے گی۔ اور نہ قومی یکجہتی قائم ہو گی۔

صدر مملکت چونکہ بلاواسطہ منتخب ہوں گے جیسا کہ میں نے تجویز کیا ہے وہ ایک ربڑ سٹیمپ نہیں ہونے چاہئیں بلکہ ان کے پاس تمام ضروری اختیارات ہونے چاہئیں جن سے وہ ملک کو نہایت بہتر طریق پر چلا سکیں اور ان کے ساتھ وزیر اعظم سربراہ حکومت ہونے چاہئیں۔

یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

محمد محمود طاہر ایم اے ابلاغیات

ایک چھوٹی سی بات

الفضل کے اشاعتی مواد میں "ایک چھوٹی سی بات" کا سلسلہ بہت ہی دلچسپ اور مفید ہے۔ اس سلسلہ کے آغاز سے الفضل میں لکھنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور ایسے لوگ جو عموماً اشاعت کی غرض کے لئے مضامین لکھنے سے گھبراتے تھے، "ایک چھوٹی سی بات" نے ان لوگوں کے حوصلے کو بڑھایا ہے۔ اور لکھنے کی طرف ان کا میلان پیدا کیا ہے۔ اس سلسلہ کے آغاز سے نہایت ہی اہم امور لوگوں کی توجہ کا مرکز بنتے ہیں جو بعض دفعہ عظیم الشان نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔

آج "ایک چھوٹی سی بات" جس کے بارہ میں چند سطور لکھ رہا ہوں اس کا تعلق ہماری ایک معاشرتی عادت سے ہے۔ ہمارے معاشرے میں جب بچے کی پیدائش ہوتی ہے تو والدین اور اعزا و اقرباء کے لئے ایک اہم مسئلہ نومولود کا نام رکھنا ہوتا ہے۔ بعض لوگ تو بزرگوں سے نام رکھواتے ہیں اور بعض والدین خود نام تجویز کرتے ہیں۔ جب نام رکھنے کا مسئلہ التوا میں پڑتا ہے تو نومولود جو ابھی تک اسم بامسمّٰی نہیں ہوتا اس کو بعض ایسے نام دے دیئے جاتے ہیں جو بعض دفعہ ساری عمر اس کی پہچان بن جاتے ہیں۔

ضروری نہیں کہ نام رکھنے کی تاخیر کی وجہ سے بچے کو پپو، لوبی، ننھا، منّا، مٹھو وغیرہ نام دیئے جائیں بلکہ بعض گھرانوں میں پیار سے یا معاشرتی رواج کے طور پر ایسے ناموں

باقی صٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

صدر حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور سے لکھتے ہیں:

مکرم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل

صبح ہوتی ہے تو عبادت سے فارغ ہونے کے بعد نظریں باہر کی طرف جاتی ہیں۔ دل بے چین ہو جاتا ہے اور دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جلدی سے الفضل اخبار لے آئے جس میں پیارے آقا کے تازہ ارشادات عالیہ ملتے ہیں۔ اور دیگر سب مضامین پر بہت ہی مفید باتیں ملتی ہیں جن کو پڑھ کر انسان کو سکون ملتا ہے۔ الفضل اخبار خوب مقبول ہو رہا ہے۔ نئے اور پرانے واقعات بھی پڑھنے کو ملتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ الفضل کے صفحے بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ دل کی پیاس کم نہیں ہوتی بلکہ اگلے دن کا انتظار رہتا ہے کہ الفضل آئے۔ انسان کو رہنا اس لئے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور کمانے کیلئے زیادہ دعا اس لئے کرے کہ خدایا میرے رزق میں برکت ڈال تاکہ زیادہ سے زیادہ پیسے ملیں تو اس میں سے خدا کی راہ میں دوں۔ خدا کے بندوں پر خرچ کروں اور صحت کے لئے اس لئے دعا کریں کہ خدایا مجھے اچھی صحت دے اور صحت کے ساتھ رکھ۔ تاکہ تیرے دین کی خدمت کر سکوں اور اسی طرح لمبی زندگی دے تاکہ جس قدر ہو سکے بنی نوع انسان کی خدمت ہو سکے اور اس کے ساتھ ساتھ خدا کے دین کی خدمت ہو سکے۔ لیکن دعا کے ساتھ انسان کو کچھ صحت کے لئے بھی سوچنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں جنگ اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی جو دوستوں کو صحت بنانے کے لئے نقل کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ دوست اس خبر پر غور کریں گے اور عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ عمر میں اضافے اور تندرست رہنے کے لئے صرف دس اشیاء کھائیں۔ لاہور (جنگ فارن ڈیسک) غذائی ماہرین کی حالیہ تحقیق کے مطابق اگر ہر انسان اپنی روزانہ خوراک میں بالائی سے پاک دودھ کیلے۔ آلو۔ ٹماٹر پالک مچھلی خالص گندم کے آٹے کی روٹی۔ ترش پھل مٹر اور سبزیوں کا تیل استعمال کرے تو وہ نہ صرف ساری عمر تندرست و توانا اور دبلا پتلا رہ سکتا ہے بلکہ اپنی زندگی میں ۱۵ سے ۳۰ برس کا اضافہ بھی کر سکتا ہے۔ متذکرہ تمام اشیاء میں نمک۔ چربی اور حرارے کی کمی پائی جاتی ہے آسٹریلیا کے شہر سڈنی کے ماہر غذا ڈاکٹر کلائیڈ کا کہنا ہے کہ ان تمام اشیاء کے استعمال سے بلڈ پریشر اور دل کے عارضہ سے نجات مل جاتی ہے۔ ڈاکٹر کلائیڈ کے مطابق ان اشیاء کا باقاعدہ استعمال ممکنہ بیماریوں کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے استعمال سے ہمارا اعصابی نظام درست طور پر کام کرتا ہے ہیجانی کیفیت پر قابو پایا جا سکتا ہے جس سے ہم ہر قسم کے دباؤ کا بآسانی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ان اشیاء سے بڑھاپے میں جلد از جلد اضافہ کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔ آنکھ میں چمک آنے کے علاوہ بال اور جلد صحت مند رہتی ہے۔ ڈاکٹر کے بقول پالک میں لوہا اور فولک ایسڈ ہوتا ہے جبکہ خالص گندم کے آٹے میں فائبر کی بھاری مقدار آنتوں کے عمل کو سرگرم رکھتی ہے۔ ٹماٹر میں وٹامن اے اور سی اور مچھلی میں پروٹین موجود ہوتی ہے بالائی سے پاک دودھ میں کیلشیم کی مقدار انسانی جسم کی ہڈیوں اور دانتوں کی مضبوطی کے ضامن ہیں۔ ترش پھلوں میں قدرتی وٹامنز اور شکر جسم کو توانائی بخشتے ہیں۔ اسی طرح سبزیوں کا تیل جلد کو چکنائی اور کیلا اعصابی نظام کے عمل کو جاری رکھنے کے لئے پوٹاشیم مہیا کرتے ہیں۔ آلو سے جسم کو ضروری وٹامنز اور پروٹین مہیا ہوتی ہے اگر ایک عام انسان چند ہفتے تک باقاعدگی سے ان اشیاء کو استعمال کرے تو چند ماہ کے اندر اندر اس کی صحت میں نمایاں فرق محسوس کرنے لگے۔

(جنگ اخبار لاہور مورخہ یکم اپریل ۱۹۹۳ء)

دوستوں کو چاہیئے کہ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ اس نیت کے ساتھ کہ بنی نوع انسان کی اور دین کی خدمت کرنی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ سب کی صحت اچھی کرے اور بیماروں کو شفا دے۔ بیماروں کی خبرگیری کرنا بہت بڑا ثواب ہے ایک قدم چلنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب

لکھتے ہیں:

کھیل اور کھلاڑی کے موضوع پر کچھ نہ کچھ لکھتا رہتا ہوں۔ اس سے مقصود بین الاقوامی مقابلوں کی "بال ٹو بال" کمنٹری کرنا تو نہیں ہوتا۔ محض پرانا اور اپنے زمانہ کا معروف کھلاڑی ہونے کی وجہ سے اپنے تاثرات ریکارڈ کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ الفضل نے (جو اللہ نے چاہا) ہر جہت سے ترقی کی ہے اور قارئین کو علمی دینی بلکہ کھیل کے میدان میں بھی دلچسپی لینے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ کے ادارہ کے رکن غلام مصطفےٰ صاحب (جو اللہ نے چاہا) بہت محنت اور عرق ریزی سے کرکٹ کے متعلق ضروری کوائف شائع کر کے قابلِ قدر خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ مَیں جو کچھ بھی لکھتا ہوں۔ محض اپنے تاثرات کی بنا پر تحریر کرتا ہوں۔ یہ کہ فلاں پہلے بال پر آؤٹ ہو گیا اور فلاں تیسرے چوتھے پر۔ اس کے متعلق زیادہ تردّد نہیں کرتا۔ عمران خان تو عالمی شہرت کا حامل ہے۔ اور کرکٹ پر اتھارٹی۔ مَیں بھی اس کے تتبع میں تاثرات ہی دیتا ہوں۔ اور تبصرہ کرتے وقت صرف کھلاڑی کے حسن و قبح پر ہی نظر رکھتا ہوں۔ جیسے ہر مستند قومی اور بین الاقوامی نقاد کرتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ الفضل کے نوجوان کرکٹ کے کوائف سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور اپنے خطوط میں میرے بعض مشاہدات کو تاریخی کوائف کی روشنی میں پرکھتے ہیں۔ جس کا انہیں پورا پورا حق ہے۔ اور مَیں انکی تنقید کی قدر کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ ہمیں صرف کرکٹ کے WRITER بننے پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنی عملی صلاحیت کو اس قدر بلند کرنا چاہیئے کہ ہم قومی سطح پر اپنا لوہا منوا سکیں۔ اپنی مثال دیتے کچھ حجاب محسوس ہوتا ہے لیکن اپنے نوجوان نقادوں سے یہ کہنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ہم نے اپنے وقت میں پنجاب بھر میں نام پیدا کیا۔ اور ایسے بڑے کالج کی ٹیم کی کپتانی کی جس میں نثار مرحوم (جس کا بعد میں دنیا کے تیز ترین باؤلرز میں شمار ہوا) اور چوہنی لعل اور بھارت چند بھی جو بعد میں بھارت کی ٹیم کے ممبر چُنے گئے۔ میری ٹیم میں شامل تھے۔ موجودہ نسل کے نوجوان اگر ہماری نسل کے افراد کی طرح اگر اپنے اندر مسابقت کی روح پیدا کریں تو یقیناً یہ ایک قومی اور ملکی خدمت ہو گی۔

مکرمہ نسیم ناہید ساہی صاحبہ

لاہور سے لکھتی ہیں:

مدت بعد حاضر ہو رہی ہوں۔ ایک نظم حاضر خدمت ہے۔ دلجوئی فرمائیں گے (معذرت) خواہش تو یہ ہے کہ آپ جیسی لمبی لمبی نظمیں اور جلد جلد لکھی جائیں۔ مگر یہ تو خدا کی دین ہے اپنے اختیار میں نہیں۔ بس یونہی کبھی موڈ بن جاتا ہے کچھ لکھنے کا تو آپ کی اخبار میں دینے کا ہی خیال آتا ہے۔

امید ہے آپ مجھے ناامید نہیں کریں گے اور زیادہ انتظار بھی نہیں کروائیں گے۔ مواصلاتی سیّارے کے ذریعے جو براہِ راست خطبے اور درس سننے کو مل رہے ہیں۔ الفاظ نہیں مل رہے کہ کس طرح محسوس ہو رہا ہے۔ اس کا اظہار کر سکوں۔ بہرحال پہلے دن جب حضور کو یوں روبرو خطبے و تقاریر کرتے سنا تو عجیب کیفیت تھی۔ ویسے تو ویڈیو کیسٹس پر کئی بار اُن کے خطبے اور تقاریر سنی تھیں مگر براہِ راست کے تصوّر سے جسم میں ایک لہر سی دوڑ رہی تھی۔ اور جب بلند آواز سے نماز کے لئے پکار گونجی تو کچھ نہ پوچھیں۔ ایسا ولولہ انگیز موقع تھا کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرپور بلّیوں اچھل رہا تھا۔ ایسے مواقع اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے لئے بار بار لائے۔ اچھا جی اب اجازت چاہتی ہوں۔

مکرمہ در ثمین صاحبہ ایم فل بنت

مکرم رشید احمد صاحب صابر لکھتی ہیں:

دعا ہے کہ آپ خیریت سے ہوں۔ کافی دن پہلے میں نے آپ سے فون پر بات کی تھی۔ آپ نے مجھے ایم فل کرنے کی مبارکباد پیش کی تھی۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزا دے اور آپ نے مجھے الفضل کے لئے کچھ لکھتے رہنے کے لئے کہا تھا۔ پھر دو مرتبہ آپ نے الفضل میں اعلان کیا کہ لکھنے والوں کی ضرورت ہے اس وجہ سے مجھے ذمہ داری کی طرح احساس ہوا کہ کچھ لکھنا چاہیئے۔

میرے ذہن میں ایک خیال آیا کہ اگر سٹوڈنٹس کو لکھتے کے لئے کچھ تجاویز پیش کی جائیں تو لکھنے کا حوصلہ پیدا ہو گا مثلاً اگر سٹوڈنٹس کالم یا سائنس کالم کے نام سے سلسلہ شروع کیا جائے جس میں علمی بحث یا طالب علمی کے دوران کے واقعات یا اپنے مضمون کا تعارف یا اپنے مضمون سے متعلق عام دلچسپی کی معلومات یا ہوسٹل کی زندگی کے دلچسپ یادگار ایمان افروز واقعات وغیرہ لکھے جائیں۔ اگر آپ کو میری یہ بات پسند آئے تو آپ سٹوڈنٹس کے لئے یہ تجاویز پیش کریں۔

"اس سال مطمح نظر یہ رکھیں کہ انسان کو انسانیت کے آداب سکھائے جائیں" (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

محترمہ امۃ القدوس شاہدہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب سول آفیسرز کالونی اوکاڑہ کا نکاح ہمراہ مکرم مشتاق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب پنڈی راجپوتاں کوٹ لکھپت لاہور۔

بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم شیخ طارق محمود صاحب نے بیت الذکر اوکاڑہ میں پڑھایا۔ عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب محلہ دارالرحمت وسطی کے بھانجے کی بیٹی ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی

مکرم ملک سجاد احمد صاحب حال مقیم ٹورانٹو کینیڈا ابن مکرم ملک عزیز احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی شادی ہمراہ مکرمہ فریحہ احمد صاحبہ بنت مکرم اقبال احمد چوہدری صاحب ۱۴ر اپریل ۱۹۹۳ء کو انجام پائی۔ بارات ربوہ سے لاہور گئی۔ اگلے روز ۱۵ر اپریل ۱۹۹۳ء کو احاطہ جدید پریس میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا جہاں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم مرزا ارشاد علی صاحب ابن مکرم صالح علی صاحب کا بائی پاس اپریشن اے ایف آئی سی ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں ہوگا۔

○ مکرم رشید احمد ایاز صاحب پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ بعض بزرگ ضعیف العمری کی وجہ سے کئی عوارض میں مبتلا ہو جاتے ہیں سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

اعلان دارالقضاء

(احمد خان صاحب بھٹی بابت ترکہ بہاول خان بھٹی صاحب)

○ مکرم احمد خان صاحب بھٹی ولد مکرم بہاول خان صاحب بھٹی ساکن مکان نمبر ۱۷/۱۹ دارالنصر وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ اس پلاٹ ۱۷/۱۹ دارالنصر وسطی ربوہ کا نصف حصہ میرے نام منتقل کیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔ مکرم محمد اکبر بھٹی صاحب — بیٹا
۲۔ " نذیر احمد بھٹی صاحب — ۔"۔
۳۔ مکرمہ صاحب بی بی صاحبہ — بیٹی
۴۔ " بخت بھری صاحبہ — ۔"۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(محترمہ امۃ الحکیم عطیہ صاحبہ بابت ترکہ کشور سلطانہ صاحبہ)

○ محترمہ امۃ الحکیم عطیہ صاحبہ (بنت مکرم محمد جمیل خان صاحب) اہلیہ مکرم محمد اکبر ہاشمی صاحب سینئر اسسٹنٹ ویونگ ماسٹر کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز لمیٹیڈ اسماعیل کوٹ نوشہرہ ضلع پشاور نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ کشور سلطانہ ہاشمی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہذا ان کا مکان نمبر ۱۸/۹ واقع دارالصدر شرقی ربوہ میرے نام منتقل کیا جاوے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱:۔ مکرم محمد رشید طارق صاحب — بیٹا
۲:۔ محترمہ امۃ الرشید طاہرہ صاحبہ — بیٹی
۳:۔ " امۃ الحمید طیبہ صاحبہ — "
۴:۔ " امۃ الحکیم عطیہ صاحبہ — "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

حالات زندگی مکرم پیر صلاح الدین صاحب

○ مکرمہ بیگم صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب لکھتی ہیں۔

مکرم پیر صلاح الدین صاحب کے حالات زندگی اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو ان کے حالات معلوم ہوں براہ کرم وہ لکھ کر مجھے ۱/C-۴۸ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی یا محترم پیر معین الدین صاحب دارالصدر شمالی ربوہ کے پتہ پر بھجوا دیں۔

بقیہ : صفحہ ۱

- عزیزم افتخار احمد خان نے کلاس ہفتم میں ۷۵۹/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے اپنی کلاس میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔
- عزیزم امتیاز احمد خان نے کلاس نہم میں ۵۴۰/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے کلاس میں دوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔
- عزیزم اعجاز احمد خان نے کلاس چہارم میں ۱۶۳/۲۰۰ نمبر حاصل کر کے دوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔
- عزیزم امتیاز احمد اور عزیزم افتخار احمد دونوں وقف ہیں۔ احباب دعا کریں خدا تعالیٰ ان بچوں کو مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں سے نوازے۔

○ عزیزہ بشریٰ رمضان بنت مکرم محمد رمضان صاحب نے کلاس ششم میں ۷۳۱/۸۰۰ نمبر لے کر گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ۱۰۹ ر ب مسعود آباد (ورکشاپ) تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ آپ محترم محمد اقبال صاحب صدر جماعت چک ۱۰۹ ر ب مسعود آباد کی پوتی ہیں۔

○ عزیزہ راشدہ شفیق بنت مکرم محمد شفیق صاحب نے کلاس دوئم میں ۱۰۷/۱۵۰ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ۱۰۹ ر۔ب مسعود آباد (ورکشاپ) میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

○ عزیز راشد شفیق ابن مکرم محمد شفیق صاحب نے کلاس دوئم میں ۱۱۹/۱۵۰ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک ۱۰۹ ر۔ب (ورکشاپ) مسعود آباد تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

عزیزہ راشدہ شفیق اور عزیز راشد شفیق محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ چک ۱۰۹ رب مسعود آباد کی پوتی اور پوتے ہیں۔

○ عزیز مرزا دانیال احمد ابن مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے سکول ایل ڈی اے پبلک ماڈل سکول کی تیسری جماعت میں ۷۵۰ میں ۷۰۱ نمبر لے کر اوّل آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں سے نوازے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اگر دنیا کی اصلاح کے لئے نکلے ہو۔ تو چراغ لے کر نکلو لیکن وہ چراغ نہیں جو تعلیم کی صورت میں ملتا ہے یعنی محض وہ چراغ لے کر نہیں۔ بلکہ اپنے نفوس میں وہ چراغ روشن کرو جن کے ذریعے تم روشنی والے بن جاؤ۔

بقیہ : صفحہ ۶

سے بچوں کو پکارا جاتا ہے۔ اس قسم کے ناموں کی موجودگی میں بچے کے اصل نام کا گرد و نواح کے لوگوں کو بعض اوقات علم بھی نہیں ہوتا۔ اور ان کے پیار سے رکھے ہوئے ناموں سے ہی پکارا جاتا ہے اور یہ عادت ایسی پختہ ہو جاتی ہے کہ جوانی بلکہ بعض دفعہ بڑھاپے کی عمر میں بھی پپو، ننھا وغیرہ ناموں سے یاد کئے جاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں دوسری قابل توجہ بات ناموں کو بگاڑ کر پکارنے سے متعلق ہے۔ اصل نام کو مختصر بنانے کے لئے اسی نام کو بگاڑ دیا جاتا ہے مثلاً ناصر سے ناچھی، رشید سے چھیدا وغیرہ۔ اس طرح پکارنا ہمارے ہاں بہت عام ہے۔ بگڑے ہوئے نام بعض دفعہ زیادہ معروف ہو جاتے ہیں اور بچپن کے بگڑے ہوئے نام جوانی اور بڑھاپے میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ نام وہی پکارا جائے جو کہ حقیقت میں بچے کے لئے رکھا جاتا ہے۔ نام عزت کی علامت ہوتا ہے۔ نوجوانوں کو جب ان کے بگڑے ہوئے ناموں سے پکارا جائے گا تو یہ بات انہیں بری لگے گی کیونکہ خاص طور پر کسی مجلس میں اگر بگڑے ہوئے نام سے پکارا جائے گا تو اس سے عزت نفس پر حرف آتا ہے۔ وہ یہ خیال کرے گا کہ اس کو اس کے نام کی عزت نہیں دی جا رہی۔ اس سے بعض دفعہ نوبت لڑائی جھگڑے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

ہمیں کوشش کرنی چاہیئے ہم اپنے معاشرے کو حسین سے حسین تر بنائیں اور ایسے امور سے اجتناب کریں جن سے ہمارے تعلقات کے درمیان کوئی بگاڑ پیدا ہو جائے۔ ایک دوسرے کو عزت کے ساتھ اصل ناموں سے پکاریں گے تو پکارا جانے والا اپنی عزت محسوس کرتے ہوئے پکارنے والے کی عزت کرے گا اور یوں ہم اپنے معاشرے کے حسن کو اجاگر کرنے کی عملی کوشش کر رہے ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۴۔ اپریل۔ گرمی میں شدت آگئی ہے۔ دوپہر کو ہوا گرم ہو جاتی ہے

○ نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ ہم آئین اور قانون کی بالا دستی چاہتے ہیں اور جمہوری اقدار کی بالا دستی قائم رکھیں گے انہوں نے پنجاب اسمبلی کے اراکین کو عشائیہ دیا جس میں ۱۷۵ اراکین اسمبلی شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں حکمرانوں نے آئین کی خلاف ورزی کی جسے اب نہیں دہرایا جائے گا۔

○ نگران وفاقی وزیر خزانہ سردار فاروق احمد خان لغاری نے ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سرمایہ کاروں کے لئے نئی مراعات کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے تمام اقتصادی پالیسیاں جاری رکھنے کا اعلان کیا۔

○ ملکی تاریخ میں پہلی بار تینوں سٹاک مارکیٹوں میں کاروبار بند کر دیا گیا۔ اسلام آباد، کراچی اور لاہور کے سٹاک ایکسچینجوں کے ڈائریکٹر ممبرز اور ملازمین کی طرف سے نواز شریف حکومت کی برطرفی اور اسمبلی توڑنے کے صدارتی اقدام پر احتجاج کیا گیا۔ فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی اپیل پر کراچی کی تمام مارکیٹیں اور کارخانے بند رہے۔ اندرون سندھ بھی مکمل ہڑتال رہی۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور گجرات کے تاجروں نے کاروبار بند رکھا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر مسٹر آصف زرداری سمیت ۱۵ وفاقی وزراء نے حلف اٹھا لیا۔ حلف اٹھانے والوں میں کوثر نیازی، زاہد سرفراز، اعتزاز احسن، انور سیف اللہ، مرتضیٰ جتوئی، وزیر جوگیزئی، آفتاب شیر پاؤ، فتح محمد حسنی، ہزار خان بجارانی، احمد نواز بگٹی، ارباب غلام رحیم، منظور گچکی، محمود الحسن گیلانی اور ارباب جہانگیر شامل ہیں۔

○ امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ وہ بوسنیا میں فوجی مداخلت کے امکان کو مسترد نہیں کرتے لیکن ہم کوئی قدم اپنے یورپی اتحادیوں کے مشورہ کے بغیر نہیں اٹھائیں گے۔

اور اقوام متحدہ کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کریں گے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ چند دن تک اس بارے میں فیصلہ ہو جائے گا۔

○ اسرائیلی فوجیوں نے مقبوضہ غزہ علاقے میں ایک شخص کو ہلاک اور ۶۰ کو زخمی کر دیا۔

○ سری لنکا کے دارالحکومت میں مسلح افراد نے حزب اختلاف کے ایک لیڈر کو قتل کر دیا۔

○ مولانا کوثر نیازی کو اطلاعات و نشریات کا قلمدان دیا گیا ہے۔ وہ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت میں بھی اسی عہدہ پر فائز رہے تھے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ نواز شریف کی مقبولیت کا اصل اندازہ اس وقت ہو گا جب وہ دوسرے شہروں میں جائیں گے۔ لاہور میں ان کا جو استقبال ہوا وہ نواز شریف کے لئے بھی باعث حیرت تھا۔ ان کے اپنے شہر میں ان کی حمایت کا اظہار متاثر کن تھا۔ اس میں تاجر اور کاروباری لوگ زیادہ تھے۔

○ صوبائی اسمبلیوں کے مستقبل کے بارے میں صدر اور وزیر اعظم میں مشورے جاری ہیں۔ وزیر اعظم نے صدر کو بتا دیا ہے کہ ان کے حلیف صوبائی اسمبلیوں کو فوراً توڑ دیئے جانے کے حق میں ہیں۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ انکی جماعت آئندہ الیکشنوں میں کسی سیاسی اتحاد میں شامل نہیں ہو گی۔

○ نگران وزیر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ہماری نیت صاف ہے۔ انتخابات ۹۰ دن میں ہی ہوں گے۔ ملک کی بنیادی پالیسیوں کے فیصلے انتخابات کے بعد برسر اقتدار آنے والی حکومت کرے گی۔

○ بعض غیر ملکی سرمایہ کاروں نے اپنا بوریا بستر سمیٹنا شروع کر دیا ہے۔ ایک سرمایہ کار نے کہا کہ یہاں جتنے عرصے میں کوئی بڑا پراجیکٹ پیداواری مراحل تک پہنچتا ہے حکومت تبدیل ہو جاتی ہے۔ خیال ہے کہ انتخابات تک مالیاتی سرگرمیاں معطل رہیں گی۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے اپنی رہائش گاہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بیوروکریٹوں کے ٹولے نے ملک پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ کامیابی ہو یا ناکامی میں ان کا مقابلہ کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ عوام اس شخص کو الیکشن سے قرار نہیں ہونے دیں گے جو اپنی ذات کے لئے پاکستان کی قسمت سے کھیل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی سے انتخابی اتحاد نہیں بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی حکومت کے آغاز ہی میں آٹھویں ترمیم ختم نہ کر کے غلطی کی انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے اپنا اعتماد ختم کروا لیا ہے۔

○ بوسنیا میں سربوں نے ایک بار پھر بوسنیا کے امن منصوبے کو مسترد کر دیا ہے۔

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZDA COURSE Rs200/

عورتوں کیلئے کورس

بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-

اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS100

تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی

رجسٹرڈ۔ ربوہ

فون :- ۶۰۶ - ۷۷۱

کوٹھی برائے فروخت

مرکز میں بیت اقصیٰ کے نزدیک کوٹھی رقبہ ایک کنال المعروف "بیت الصلح" برلب سڑک راجیکی روڈ برائے فروخت موجود ہے۔ کوٹھی ۶ کمرے ہال دونوں طرف برآمدے۔ اٹیچ باتھ گیراج ۲ ڈو سٹور وغیرہ پر مشتمل ہے۔ گیس ٹیلیفون، پانی وغیرہ ہر سہولت موجود ہے۔

رابطہ

انس احمد اٹرو۔ الشمس مارکیٹ ربوہ فون ۶۸۶

سو فیصد ایکسپورٹ کوالٹی
اصلی پرانے باسمتی چاول

مکمل طور پر ماڈرن پلانٹ میں تیار کردہ کلر سارٹڈ۔ صاف شفاف۔ سلکی۔ واٹر پالشڈ۔ موتیوں کی طرح چمکدار۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک۔ باسمتی کی روائتی مسحور کن لذت کے ساتھ بھینی بھینی خوشبو۔ زپ والے خوبصورت کپڑے کے تھیلوں میں پیک باسمتی SB. 333 سترہ روپے فی کلو اور SB. 222 اکیس روپے فی کلو۔ لاہور میں ایک من اور اس سے زائد آرڈر کی صورت میں گھر پر پہنچانے کا انتظام۔ ایکسپورٹر حضرات کو مکمل طور پر گارنٹی شدہ ایکسپورٹ کوالٹی باسمتی 385 اور کرنل باسمتی ہر وقت مل سکتی ہے۔ غیر ممالک میں امپورٹر حضرات اور فرمیں اعلیٰ کوالٹی کے چاول کیلئے رابطہ کریں۔

شفا میڈیکو رائس ڈویژن پوسٹ بکس ۴۳

مائیکرو سنٹر۔ ۷ لنک میکلوڈ روڈ

پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور

فون :- ۲۲۳۴۶۲ - ۳۵۴۲۵۹ فیکس :- ۲۲۸۵۹۶-۴۲-۹۲

پتہ